مغرب و عشا مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرتسر سے آ کر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب ملے تھے اور گفتہ باتیں ہوئی تھیں آخر نیش زنی پر آ گئے جسکے جواب دیکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنیٰ سے ادنیٰ جو آدمی ہے اس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط

فارقلیط اور احمد پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی تو حق اور باطل کے تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ معنی لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکال کر دکھلا دیں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط ہی محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جس کے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق بمعنی فرق کرنے والا اور لیط بمعنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا۔ دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی فرق کرنیوالے کے ہیں اور اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم میں لفظ شیطان ہے جو لیط کا معنے ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنے بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کون ہوگا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے۔

ایک طالب حق اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائے درگ ضلع بلہاری سے آئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب ہیں جو رجسٹرار رائے درگ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرت اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور انھوں نے مبائعین کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کر کے ان لالہ صاحب کو انکی زبان میں سنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کیوجہ سے ایک دور دراز سفر کر کے وہ یہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر انبالہ سے فیروزپور پھر فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اردو کے جانتے ہیں۔ حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یاتیک من کل فج عمیق کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی محمد حسین کافی ہے۔

قابل قدر نکتہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اٹھکر عرض کی کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا خدا تعالیٰ نے اسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسکی عمر رسیدہ انسان دیکھکر اٹکل بازی سے اسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی یہ اعتراض کمال حماقت سے کیا جاتا ہے حضرت مرزا صاحب نے دو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سال خوردہ تھا اگر وہ اٹکل پر مبنی تھی تو اسمیں رجوع کی شرط کی کیا ضرورت تھی کہ جسکی زندگی کی امید منقطع ہے اسکی عمر درازی کا ایک موقعہ اسے عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو ہٹا کٹا جوان تھا اسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ اٹکل تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم کیونکہ اسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک اٹکل باز کے مناسب حال یہ ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرے اور ایسے پہلوؤں کو مد نظر رکھے کہ اگر وہ نہ مرے تو اسے عذر کی گنجائش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ کام اٹکل سے نہ تھا اگر اٹکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم۔ حضرت اقدس نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے اسیوقت مباحثہ میں سنا دیا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہے کہ آتھم نے آنحضرت صلعم کا نام دجال لکھا تو اسیوقت آتھم نے توبہ توبہ کر کے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا " مرزا صاحب مجھ پر ناحق تہمت ہے میں نے تو دجال نہیں کہا " مولوی عبد الکریم صاحب نے کہا مجھ کو یہ الفاظ خوب یاد ہیں) کیا یہ اسکا عمل رجوع تھا یا نہیں۔

لندن کا ایک خدا کچھ عرصہ ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اسکے دعوےٰ کے دریافت کیے تھے اسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے دو اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے۔ جیسے عیسائی تثلیث کی بابت کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک سر ہے ایسی ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں درج تھیں جنکے نقل کی ضرورت نہیں حضرت کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے ایک خط پگٹ کو لکھا چنانچہ اسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے

تقریباً آج ۱۹۰۰ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ عیسائی دنیا کی قوم ایک خدا زمین و سموات کی عبادت چھوڑ کر اس دلپر زلزلہ ڈالنے والی غلطی میں پڑی ہوئی ہیں کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹے میں ہی ایک یسوع ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کافر کو بھی اسبات کی اجازت نہ دی کہ اسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال اور افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوری کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جسنے اپنی کمزوری روح اور کمزور جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحال سے جناب باری میں صلیب کی لعنتی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اس یسوع کو خدا مانا جاتا ہے خدائے قادر علیم خبیر کے حضور میں یہ کتنی بڑی کفر کی بات ہے! کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا بڑی دلیرانہ کفر کی بات ہے جو انکے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں قال تعالیٰ فاما الذین کفروا فاعذبھم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ وما لھم من نٰصرین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو سخت عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ھو الذی ارسل رسولہ الآیہ وہی ہے اللہ جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اس سچے دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کر کے دکھلا دے اور یہ بات ضرور ہو کر رہیگی خواہ مشرک اس حق سے کیسی ہی کراہت کر کے مخالفت کریں۔

انسانوں کی جنس کی ذلت اور بےعزتی کیواسطے عیسوی عقیدہ ایک انسان کو خدا ماننے کا کچھ کم نہ تھا لیکن اب ہم سنتے ہیں کہ تم اتنے پر راضی نہیں ہو بلکہ تمنے ایک قسم اور آگے بڑھا کر دعویٰ کیا ہے کہ میں ہی مسیح اور خدا ہوں۔ ہمیشہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں میں مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ ہمیں بخوبی بہت کامیابی بھی ہو رہی تھی لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر ایسے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ مبروص کے تمام بدن پر۔ اب خدائے غفور وفادار کی غیرۃ اس حد تک پہنچی ہے کہ اسکے نام کی بےعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات مسیح نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کی برے اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو۔ یہ تو کیسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی ایسا کو گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور اسکی سلطنت میں بادشاہ بن بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرأت ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کر کے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو انبیوں کا مقدس رسول ہے اور جسکا نام حضرۃ مرزا غلام احمدؐ ہے تو یقیناً خدا تمھیں بہت برکتیں عطا فرمائیگا پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اسکے مقدس رسول محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنے تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک کو رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم بحیثیت خدا ہونے کے اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی تمھارے اس دنیا پر ٹھہرنے کے زمانہ کے اندر تمھارے ہی زمانہ میں ہوتے ہوئے مرجائے اور اپنے اس حکم سے ایک چٹھی ہونی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کر کے اس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمھارے حق میں الٰہی حکم ...

کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا۔ یہ خط و تار تجکو سنایا گیا تھا۔ الحمد للہ علی ذالک فقط۔